احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار 5 جنوری 2004ء

روزنامہ الفضل

ٹیلیفون نمبر 213029 C.P.L 29

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سوموار 5 جنوری 2004ء 12 ذیقعد 1424 ہجری 5 صلح 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 4

حضرت خدیجہؓ کی گواہی

آنحضرت ﷺ پر جب پہلی وحی نازل ہوئی اور آپ نے گھر آ کر حضرت خدیجہ کو سنائی تو حضرت خدیجہؓ نے کہا-

خدا کی قسم اللہ تعالیٰ کبھی آپ کو رسوا نہیں ہونے دے گا- آپ صلہ رحمی کرتے ہیں کمزوروں کے بوجھ اٹھاتے ہیں گمشدہ نیکیوں کو قائم کرتے ہیں مہمان نوازی کرتے ہیں اور ضروریات حقہ میں امداد کرتے ہیں-

(صحیح بخاری کتاب بدء الوحی حدیث نمبر3)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت صاحبزادہ پیر سراج الحق نعمانی صاحب بیان فرماتے ہیں-

میاں جان محمد صاحب اور گلاب نجار اور ایک ضعیف العمر ہندو جاٹ جو حضرت مسیح موعود سے بیس برس بڑا تھا اور قادیان سے دو کوس کے فاصلہ پر ایک گاؤں کا رہنے والا تھا- اور اپنے گاؤں کا نمبردار بھی تھا یہ تینوں حضرت میرزا غلام مرتضٰی صاحب اور میرزا غلام قادر صاحب کی خدمت میں بچپن سے بہت رہے ہیں تاوقتیکہ ان دونوں صاحبان نے وفات پائی سوائے ان کے اور لوگوں سے اور بڑھیا عورتوں سے میں نے یوں سنا ہے اور مجھے سننے اور آپ کے حالات دریافت کرنے کا شوق بھی تھا- ان سب کا متفق یہ بیان ہے کہ مرزا غلام احمد اپنے بچپن کے زمانہ سے اب تک جو چالیس سے زیادہ ہو گئے نیک بخت اور صالح تھے اکثر گوشہ نشین رہتے تھے سوائے یاد الٰہی اور کتب بینی کے آپ کو کسی سے کوئی کام نہ تھا کھانا بھیج دیا تو کھا لیا کپڑا بنا کے دے دیا تو پہن لیا اور اپنے والدین کے دنیاوی معاملات و امور میں فرماں بردار اور ان کے ادب اور احترام میں فروگزاشت نہیں کرتے تھے بچپن میں جو کبھی بچوں میں کھیلتے تو کوئی شرارت یا جھوٹ یا فریب نہ کرتے نہ مار پیٹ اور شور کرتے ہاں کئی بار ایسا ہوا کہ کسی لڑکے کی بھوک محسوس کرتے تو والدہ سے روٹی لا کر دے دیتے خود حضرت اقدس نے ایک بار اپنی زبان مبارک سے یہ فرمایا- ایک لڑکا بھوک سے مضطرب تھا اور روٹی کا وقت بھی گزر چکا تھا- والدہ صاحبہ گھر نہیں تھیں- ہم نے سیر بھر کے قریب دانے (غلہ) نکال کر اس کو دے دیئے تا کہ وہ بھنا کر اپنا پیٹ بھر لے- پھر آپ یہ بات بیان کر کے ہنستے رہے ایک دفعہ ذکر میں ذکر آیا تو فرمایا کہ آج تک ہم نے کسی کو تھپڑ تک نہ مارا ہے اور نہ کوئی کہہ سکتا ہے-

ان لوگوں کا بیان ہے کہ جب مرزا غلام مرتضٰی صاحب سے کوئی رئیس یا حاکم ملنے کے لئے آتا تو وہ دریافت کرتا کہ مرزا صاحب آپ کے بڑے صاحبزادہ مرزا غلام قادر صاحب سے تو ملاقات ہو جاتی ہے اور وہ ملتے جلتے رہتے ہیں لیکن سنتے ہیں کہ آپ کے اور بھی ایک صاحبزادہ ہے ان سے کبھی ملاقات ہوئی اور نہ دیکھے ان کو بلواؤ تو سہی دیکھ ہی لیں جناب میرزا صاحب فرماتے کہ ہاں میرا دوسرا لڑکا غلام قادر سے چھوٹا ہے تو سہی پردہ تو الگ ہی رہتا ہے وہ ایک دلہن ہے لڑکا نہیں لڑکی ہے شرم سے کسی سے ملاقات نہیں کرتا میں بلواتا ہوں ان میں سے جن کا ذکر اوپر لکھ چکا ہوں جو حاضر ہ۔ نا بلوانے کے لئے بھیجتے پس آپ نظر بر پشت پا دوختہ- والد کے پاس ذرا فاصلہ سے آ کر آنکھیں نیچی کر کے بیٹھ جاتے اور یہ عادت تھی کہ بایاں ہاتھ اکثر منہ پر رکھ لیا کرتے تھے اور کچھ نہ بولتے اور نہ کسی کی طرف دیکھتے مرزا غلام مرتضٰی صاحب فرماتے کہ آپ نے اس دلہن کو دیکھ لیا-

(تذکرۃ المہدی ص 299)

بےکاری- حقیقتاً خودکشی ہے

حضرت مصلح موعود نے فرمایا:

میں بار بار کہہ چکا ہوں- کہ بیکار نوجوان کام کریں- اگر روزانہ دو چار آنہ بھی وہ کما سکیں تو ان کے مال کی زیادتی- اخلاق کی درستی اور ان کے والدین کے بوجھ کی کمی کا موجب ہوگا- کاش میری اس نصیحت کی قیمت ہماری جماعت کے ذہنوں میں آ جائے اور ہزاروں نوجوان جو گھروں میں بیٹھے آئندہ کی خوابیں دیکھ رہے ہیں اور حقیقتاً خودکشی کر رہے ہیں- اپنی بیوقوفیوں سے باخبر ہو کر اپنے پر اور اپنی جماعت پر بھی رحم کریں اللھم آمین-

(روزنامہ الفضل 8 مارچ 1935ء)

(مرسلہ: نظارت امور عامہ)

قرب الٰہی پانے کا ذریعہ

بیوت الحمد منصوبہ

✿ قرآن کریم اور احادیث میں بیواؤں غرباء اور بے سہارا لوگوں کی ضروریات زندگی کو پورا کرنے اور بہتر سہولتیں مہیا کرنے کو خدا تعالیٰ کے پیار حاصل کرنے کا ذریعہ قرار دیا ہے- بیوت الحمد منصوبہ اس عظیم مقصد کے پانے کا بہترین زینہ ہے- اس منصوبہ کے تحت بیوگان اور مستحقین کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے- ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں 100 کوارٹرز تعمیر ہو چکے ہیں- اسی طرح ساڑھے پانچ صد سے زائد احباب کو ان کے اپنے اپنے گھروں میں حسب ضرورت جزوی توسیع کیلئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے- احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ ضرورت مندوں کا حلقہ وسیع ہونے کے باعث اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں- ایک مکان کے پورے اخراجات سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں-

(صدر بیوت الحمد منصوبہ)

مشعل راہ

ذہنی آزادی اور غلامی سے نجات

حضرت مصلح موعود خلیفة المسیح الثانی فرماتے ہیں:

مجالس خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض یہ ہے کہ نوجوانوں کے سامنے وہ مقاصد رکھے جائیں جن کے بغیر ان میں ارتقائی روح پیدا نہیں ہوسکتی اور جن کے بغیر جماعت کبھی بھی کامیاب نہیں ہوسکتی۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس وقت ایک ذہنی آزادی عطا کی ہوئی ہے اور وہ یہ کہ ہم میں سے ہر شخص یہ یقین رکھتا ہے کہ تھوڑے عرصہ کے اندر ہی (خواہ ہم اس وقت تک زندہ رہیں یا نہ رہیں۔ لیکن بہرحال وہ عرصہ غیر معمولی طور پر لمبا نہیں ہوسکتا) ہمیں تمام دنیا پر نہ صرف عملی برتری حاصل ہوگی بلکہ سیاسی اور مذہبی برتری بھی حاصل ہوجائے گی۔

اب یہ خیال ایک منٹ کے لئے بھی کسی سچے احمدی کے دل میں غلامی کی روح پیدا نہیں کرسکتا۔ جب ہمارے سامنے بعض حکام آتے ہیں تو ہم اس یقین اور وثوق کے ساتھ ان سے ملاقات کرتے ہیں کہ کل یہ نہایت ہی عجز اور انکسار کے ساتھ ہم سے استمداد کر رہے ہوں گے۔ ہم انگریزی قوم کو عارضی طور پر مسلمانوں پر غالب دیکھتے ہیں۔ مگر مستقل طور پر اسے .... کا غلام بھی دیکھ رہے ہیں۔ ہماری مثال اس وقت ایسی ہی ہے جیسے کوئی بڑا آدمی جب کسی چھوٹے آدمی کے ہاں بطور مہمان جاتا ہے تو کچھ عرصہ کے لئے وہ اس کے قوانین کا پابند ہوتا ہے جیسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا کہ خواہ کوئی کتنا بڑا آدمی ہو جب کسی دوسری جگہ جائے تو وہاں کے امام کے تابع ہو کر رہے، خواہ وہ امام چھوٹا ہی ہو۔ اسی طرح جب گورنر کسی دورہ پر جاتا ہے تو گو وہ بڑا ہوتا ہے مگر ڈپٹی کمشنر کی مرضی اور اس کے بنائے ہوئے پروگرام کے ماتحت اسے کام کرنا پڑتا ہے۔ حضرت عمرؓ جب شام میں گئے تو حضرت ابوعبیدہؓ جو وہاں کے امیر تھے۔ انہوں نے دریافت کیا کہ آپ کا پروگرام کیا ہوگا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ یہاں میرا پروگرام نہیں بلکہ تمہارا پروگرام ہوگا اور جو کچھ تم کہو گے، اسی طرح میں کروں گا۔ اب حضرت عمرؓ کا اس وقت ماتحتی قبول کر لینا یہ معنی نہیں رکھتا کہ حضرت عمرؓ نے دوسرے کی غلامی پسند کر لی۔ عمرؓ بہرحال عمرؓ تھے۔ وہ حاکم تھے، روحانی بادشاہ تھے اور خلیفہ وقت تھے۔ حضرت ابوعبیدہؓ ان کے تابع تھے مگر تھوڑی دیر کے لئے حضرت عمرؓ نے بھی ان کی ماتحتی اختیار کر لی۔ اسی طرح ہم جو دنیوی حکام کو ملتے ہیں تو اس رنگ میں ملتے ہیں کہ انہیں اس وقت عارضی طور پر ہم پر برتری حاصل ہے۔ مگر ہم یہ بھی یقین رکھتے ہیں کہ کل وہ ہمارے شاگرد ہوں گے اور ہر قسم کی ترقی کے حصول کے سبق وہ ہم سے سیکھیں گے۔ اگر اس خیال کو ہم اپنی جماعت کے افراد کے ذہنوں میں پورے طور پر زندہ رکھیں اور اسے مضبوط کرتے چلے جائیں تو ایک منٹ کے لئے بھی ہماری جماعت کے نوجوانوں کے دلوں میں غلامی کا خیال پیدا نہیں ہوسکتا۔ جیسے اس بالا افسر کے دل میں غلامی کا خیال پیدا نہیں ہوسکتا جو تھوڑی دیر کے لئے کسی چھوٹے افسر کے ہاں جاتا اور اس کے پروگرام کا پابند ہوجاتا ہے۔

(مشعل راہ ص 52)

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

106

پر حکمت نصائح ایمان افروز واقعات

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

میلوں پر تبلیغ

ایام حج کے بعد مکہ کے نواح میں عکاظ، ذوالمجاز اور مجنہ مقام پر میلے لگا کرتے تھے جہاں تجارت اور خرید و فروخت کے ساتھ رنگ و طرب کی محفلیں بھی سجائی جاتیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ہی دھن سوار تھی کہ شاید کوئی سعید روح یہاں مل جائے اور پیغام خداوندی پہنچانے کے لئے کوئی راہ نکلے۔ چنانچہ آپ ان میلوں پر پیغام پہنچاتے۔ ہر چند کہ اس راہ میں روکیں پیدا کی جاتیں اور آپ کو اذیتیں دی جاتیں مگر آپ یہ فریضہ ادا کرنے سے کبھی تھکے نہ ماندہ ہوئے۔

ربیعہ بن عبادؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ کو ذوالمجاز کے میلے میں دیکھا۔ آپ لوگوں کو اللہ کی طرف بلاتے تھے۔ فرماتے تھے کہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو نجات پا جاؤ گے۔ اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ اس کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں۔ آپ بازار کی گلی گلی میں جا کر منادی کرتے۔ لوگ آپ پر ٹوٹے پڑتے تھے مگر کوئی مثبت جواب نہ دیتا تھا لیکن آپ کمال استقامت کے ساتھ مسلسل اپنی بات دہراتے جاتے تھے۔ آپ کے پیچھے لمبے بالوں والا سفید رنگ کا ایک شخص تھا جس کی آنکھ بھینگی تھی۔ وہ کہتا تھا "اے لوگو یہ شخص تم سے لات و عزیٰ کو چھڑوانا چاہتا ہے۔ یہ صابی (بے دین) اور جھوٹا ہے۔" ربیعہؓ نے اپنے باپ سے پوچھا کہ یہ کون ہے تو انہوں نے بتایا کہ آگے محمدؐ بن عبداللہ ہیں جو نبوت کے دعویدار ہیں اور ان کے پیچھے ان کا چچا ابولہب ہے۔

(مسند احمد جلد 3 ص 492)

ذوالمجاز کے میلے کا ایک اور نظارہ ابو طارقؓ یوں بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ کو ذوالمجاز میں دیکھا۔ آپؐ سرخ قبا پہنے توحید کی منادی کر رہے تھے۔ ایک شخص آپ کے پیچھے پیچھے پتھر برساتا جاتا تھا جس سے آپ کی پنڈلیاں اور ٹخنے زخمی ہو رہے تھے۔ وہ کہتا تھا اے لوگو! اس کی بات کبھی نہ ماننا۔

(السیرة الحلبیہ جلد 3 ص 2)

تیسرا دردناک نظارہ اشعث بن سلیمؓ نے کنانہ کے ایک شخص سے روایت کیا ہے کہ ذوالمجاز کے میلے میں اس نے رسول اللہؐ کی تبلیغ حق کے دوران ابوجہل کو آپ کا پیچھا کرتے دیکھا۔ وہ آپ پر خاک اڑاتا جاتا اور کہتا تھا اے لوگو! کہیں یہ شخص تمہیں تمہارے دین سے بہکا نہ دے۔ یہ تو چاہتا ہے کہ تم لات و عزیٰ کا دین ترک کر دو۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 5 ص 371)

چار ہزار افراد کی بیعت

سیدنا حضرت خلیفة المسیح الرابع نے 2001ء میں جلسہ سالانہ جرمنی کے دوسرے روز خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

حافظ احسان سکندر صاحب امیر جماعت بینن لکھتے ہیں کہ زوگو پن تروسی (ZOUGOU PANTROUSSI) نامی گاؤں میں جب ہمارا وفد دعوت الی اللہ کے لئے پہنچا تو لوگوں نے ہمارا بہت شکریہ ادا کیا اور کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس جماعت کے طفیل ہمیں کوئی تازہ نشان دکھائے تا ہمارے دل مضبوط ہوں۔ انہوں نے ہمارے معلم بشابی محمد صاحب سے کہا کہ تم دعا کرو کہ اللہ ہمیں بارش دے۔ ہم تین ہفتوں سے بارش کے منتظر ہیں اور یہ جون کا مہینہ ہے اور ہمیں بارش کی سخت ضرورت ہے اگر دس دن کے اندر بارش ہوگئی تو پھر ہم احمدیت قبول کر لیں گے۔

معلم بشابی محمد نے اسی وقت ہاتھ اٹھائے اور دعا کی "اے اللہ تو ان کو اپنا عرفان دے اور ان کو آگاہ کر دے کہ تو ساری طاقتوں والا قدیر خدا ہے اور ان لوگوں نے تجھ سے دس دن کے اندر بارش مانگی ہے مگر میں تجھ سے آج ہی مانگتا ہوں نہ کہ کل"۔ دعا کے بعد ہمارا وفد دوپہر کا کھانا کھا رہا تھا کہ آسمان پر ہر طرف بادل ہی بادل امڈ آئے اور بارش شروع ہوگئی اور تین گھنٹے مسلسل بارش جاری رہی۔ اس معجزہ کو دیکھ کر ہم سب خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز تھے۔ اس نشان کو دیکھ کر امام صاحب ہمارے معلم کے پاس آئے اور کہا کہ خدا کی قسم آپ لوگ خدا کے بندے ہیں۔ یہ کہہ کر امام صاحب ہر طرف گئے اور لوگوں سے کہا کہ یہ لوگ خدا والے ہیں جو آج اس گاؤں میں آئے ہوئے ہیں۔ اور اسی روز رات ہونے سے پہلے پہلے اللہ تعالیٰ کے فضل سے چار ہزار افراد نے بیعت کر لی۔

(الفضل سالانہ نمبر 28 دسمبر 2001ء)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

سیرت خاتم النبیینؐ۔ ازواج مطہرات کے متعلق مجموعی نوٹ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد حکمتوں کے تحت شادیاں کیں

مکرم ہادی علی چوہدری صاحب

شادیوں کے بارہ میں خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو خاص حکم دیئے وہ یہ تھے۔ فرمایا

اے نبی! یقیناً ہم نے تجھ پر تیری وہ بیویاں حلال کر دی ہیں جن کے مہر تو انہیں دے چکا ہے اور وہ عورتیں بھی جو تیرے زیرِ نگیں ہیں یعنی جو اللہ نے تجھے غنیمت کے طور پر عطا کی ہیں اور تیرے چچا کی بیٹیاں اور تیری پھوپھیوں کی بیٹیاں اور تیرے ماموں کی بیٹیاں اور تیری خالاؤں کی بیٹیاں جنہوں نے تیرے ساتھ ہجرت کی ہے اور ہر مؤمن عورت اگر وہ اپنے آپ کو نبی کے حضور پیش کر دے بشرطیکہ نبی یہ پسند کرے کہ اس سے نکاح کرے۔ یہ مؤمنوں سے الگ خالصۃً تیرے لئے ہے۔ ہمیں علم ہے جو ہم نے ان کی بیویوں کے بارہ میں ان پر فرض کیا ہے۔ (یہ واضح کیا جا رہا ہے) تاکہ تجھ پر (ان کے خیال سے) کوئی تنگی نہ رہے۔ اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ تو ان میں سے جنہیں چاہے چھوڑ دے اور جنہیں چاہے اپنے پاس رکھ اور جنہیں تو چھوڑ چکا ہے ان میں سے کسی کو اگر پھر (لینا) چاہے تو تجھ پر کوئی گناہ نہیں۔ یہ اس بات کے زیادہ قریب ہے کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ غم میں مبتلا نہ رہیں اور وہ سب اس پر راضی ہو جائیں جو تُو انہیں دے۔ اور اللہ جانتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے اور اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) بہت بُردبار ہے۔ اس کے بعد تیرے لئے اور عورتیں جائز نہیں اور نہ یہ جائز ہے کہ ان بیویوں کے بدلے میں تو اور بیویاں کر لے خواہ ان کا حسن تجھے پسند ہی کیوں نہ آئے۔ مگر وہ مستثنیٰ ہیں جو تیرے زیرِ نگیں ہیں۔ اور اللہ ہر چیز پر نگران ہے۔

(احزاب: 51 تا 53)

ازواج مطہرات

ان آیات کریمہ سے ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو شادیوں کے بارہ میں بعض خاص اور الگ احکام سے نوازا تھا۔ آپؐ نے جتنی شادیاں کیں وہ خاص منشائے باری تعالیٰ کے تحت کیں۔ بشریت کے عام فطرتی تقاضوں کے پیشِ نظر مگر خدا تعالیٰ کی خاص تقدیر کے تحت آپؐ نے جو پہلی شادی کی وہ حضرت خدیجہؓ کے ساتھ ہوئی۔ یہ شادی جو ماموریت سے قبل ہوئی، آپؐ کی ازدواجی زندگی کا آغاز تھی۔ یہ شادی اس وقت ہوئی جب آپؐ کی عمر 25 برس تھی اور حضرت خدیجہؓ ۴۰ سال کی تھیں۔ تقریباً ۲۴ سال تک آپؐ کی یہ رفاقت قائم رہی۔ حضرت خدیجہؓ کے ہوتے ہوئے آپؐ نے دوسری شادی نہیں کی۔ حضرت خدیجہؓ ۱۰ نبویؐ میں ۶۴ سال کی عمر پا کر بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اس وقت آنحضرت ﷺ کی عمر تقریباً پچاس سال تھی۔ اب منصب نبوت کے طبعی تقاضوں کے مطابق آپؐ کو شادی کی ضرورت درپیش تھی۔ چنانچہ آپؐ نے حضرت خدیجہؓ کی وفات کے چند ماہ بعد یعنی شوال ۱۰ نبویؐ میں دوسری شادی کی جو حضرت سودہ بنت زمعہؓ سے ہوئی۔ اور آپؐ کی آخری شادی ذوالقعدہ ۷ھ میں حضرت میمونہؓ بنت حارث سے قرار پائی۔ اس وقت آپؐ کی عمر ساٹھ سال کو پہنچ چکی تھی۔ الٰہی منشاء کے مطابق آپؐ نے حضرت خدیجہؓ کے وصال کے بعد ۱۰ نبویؐ سے ۷ھ تک کل دس شادیاں کیں۔ گویا باقی عمر میں جو آپؐ کی بڑھاپے کی عمر تھی، آپؐ نے دس سال کے اندر اندر باقی دس شادیاں کیں۔ اس عرصہ میں بسا اوقات بعض عورتیں شادی کے لئے خود کو آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پیش کرتی تھیں لیکن آپؐ انہیں اس لئے قبول نہیں فرماتے تھے کہ آپؐ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے اِذن نہیں ہوتا تھا۔ آپؐ کی اپنی صورتحال یہ تھی کہ آپؐ زائد شادی کی خواہش نہ رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ "مَا لِي فِي النِّسَآءِ مِنْ حَاجَةٍ"

(سنن الدارمی کتاب النکاح باب ما یجوز ان یکون مہرًا)

کہ مجھے عورت کی ضرورت نہیں۔ لیکن اس کے ساتھ آپؐ کا یہ عمل بھی ظاہر ہوتا رہا کہ بعض سے آپؐ نے خود شادی فرمائی۔ اس خاص انداز سے پتہ چلتا ہے کہ شادیوں کا یہ سلسلہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک ذمہ داری کے طور پر خاص مصالح اور حکمتوں کے تحت "مؤمنوں سے الگ خالصۃً آپؐ کے لئے" تھا (الاحزاب: ۵۱)۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے اس خاص اجازت کے عقب میں دینی، دنیوی، تبلیغی، سیاسی، سماجی، معاشی اور معاشرتی حکمتیں صاف نظر آتی ہیں۔ یہ حکمتیں اور مصالح جو خدا تعالیٰ کی نظر میں تھے جب مکمل ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو مزید شادیوں کا بوجھ اٹھانے سے سبکدوش فرما دیا۔ اور فرمایا کہ "اس کے بعد تیرے لئے اور عورتیں جائز نہیں اور نہ یہ جائز ہے کہ ان بیویوں کے بدلے میں تو اور بیویاں کر لے"

(الاحزاب: ۵۳)

شادیوں میں حکمتیں اور مصالح

آنحضرت ﷺ نے جو شادیاں کیں ان کی تفصیل میں جائیں تو ان میں خدا تعالیٰ کی الگ الگ حکمتیں اور مصلحتیں نظر آتی ہیں۔

بیوگان کا سہارا

حضرت خدیجہؓ کے وصال کے بعد آنحضرت ﷺ کی حضرت سودہؓ سے شادی ایک خاص مصلحت اور خاص ضرورت کے ماتحت تھی اور وہ یہ کہ ان کے خاوند حضرت سکران بن عمروؓ جو ابتدائی صحابہؓ میں سے تھے، کچھ عرصہ قبل وفات پا گئے تھے اور حضرت سودہؓ بے سہارا رہ گئی تھیں۔ یہ زمانہ مسلمانوں کے واسطے چونکہ ایک سخت تکلیف اور مصیبت کا زمانہ تھا اور ظالم قریش کی طرف سے سب مسلمان مَردوں، عورتوں اور بچوں پر جور و جبر کے تیر چل رہے تھے اور خصوصاً بے یار و مددگار غرباء کے لئے تو یہ انتہائی مصائب کے دن تھے۔ اس لئے ایسی حالت میں آنحضرت ﷺ نے یہ گوارا نہ کیا کہ وہ صدمہ خوردہ اور غم رسیدہ بیوہ بغیر کسی انتظام کے چھوڑ دی جاوے اور اسلام کی وجہ سے مصیبت کے دن کاٹے اس لئے اور نیز اس لئے بھی کہ آپؐ نے مسلمانوں کو آپس میں محبت رکھنے اور ایک دوسرے کی ہمدردی اور مدد کرنے کا عملی سبق بھی دینا تھا، جب آپؐ کے سامنے حضرت سودہؓ کا ذکر آ گیا تو آپؐ نے بلا تأمل یہی فیصلہ کیا کہ آپؐ انہیں خود اپنے عقد میں لے کر سایۂ عاطفت میں لے لیں۔ یہ ایک قربانی تھی جو آپؐ نے حالات پیش آمدہ کے ماتحت کی۔ کیونکہ اوّل تو حضرت سودہؓ ایک بیوہ تھیں۔ دوسرے وہ عمر رسیدہ تھیں۔ تیسرے اُن میں آپؐ کی زوجیت کے واسطے کوئی امتیازی قابلیت بھی نہ تھی اور نہ کوئی خاص وجۂ کشش تھی۔ پھر سب سے بڑھ کر یہ کہ اُن کا آپؐ کے حرم میں آنا یہ معنے رکھتا تھا کہ آپؐ اپنی اس بیوی (حضرت عائشہؓ) پر ایک سوت لا رہے تھے جو خدائی انتخاب کے ماتحت آپؐ کی زوجہ بنی تھی اور اس وجہ سے آپؐ کو بہت محبوب تھی۔ ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ اپنی محبوب بیوی پر کوئی شخص یونہی بغیر کسی خاص وجہ کے سوت نہیں لایا کرتا۔ پس حضرت عائشہؓ کے ہوتے ہوئے آپؐ کا حضرت سودہؓ جیسی خاتون کے ساتھ نکاح کرنا صاف بتا رہا ہے کہ بیوگان کا سہارا بننے کے لئے یہ ایک قربانی تھی جو آپؐ نے خدائی منشاء کے ماتحت کی۔

آپؐ کی اس شادی میں یہ اُسوہ بھی تھا کہ اگر کسی مسلمان عورت پر کبھی ایسے حالات آئیں تو دوسرے مسلمان جو دوسری شادی کی توفیق رکھتے ہوں، آگے آئیں اور یہ قربانی کریں کہ ایسی بے کس اور مجبور عورتوں کو اپنے عقد میں لے کر ان کے لئے سایۂ عاطفت مہیا کریں۔

ایسا ہی ایک اور نمونہ حضرت زینب بنتِ خزیمہؓ سے آنحضرت ﷺ کے عقد میں نظر آتا ہے۔ حضرت زینبؓ آپؐ کے ایک پھوپھی زاد بھائی عبداللہ بن جحشؓ کی اہلیہ تھیں۔ وہ جنگِ اُحد میں شہید ہو گئے اور حضرت زینبؓ بیوگی کی حالت میں بے سہارا ہو گئیں۔ آنحضرت ﷺ نے اسی جذبہ کے تحت خود اپنی طرف سے زینبؓ بنت خزیمہ کو نکاح کا پیغام بھیجا اور ان کی طرف سے رضامندی کا اظہار ہونے پر ان کو اپنے عقد میں لے لیا۔ ان کی شادی پر ابھی صرف چند ماہ ہی گزرے تھے کہ ربیع الآخر ۴ھ میں وہ انتقال کر گئیں۔ (زرقانی ازواج مطہرات حالات زینب بنت خزیمہ و الاصابہ فی معرفۃ الصحابہ)

آنحضرت ﷺ ایسی شادیوں کے لئے صحابہؓ میں سے کسی کو بھی حکم صادر فرما سکتے تھے جس پر صحابہؓ لازماً عمل کرتے۔ چونکہ تنگدستی و مصائب کے اس دور میں دوسری شادی خالصۃً ایک ایثار اور قربانی کا تقاضہ کرتی تھی اس لئے آپؐ نے خود عملی نمونہ سے ہمدردی اور ایثار کا سبق پیش فرمایا۔ چنانچہ آپؐ کے اس عملی نمونہ کا یہ نتیجہ تھا کہ صحابہؓ بھی حسب حالات و ضرورت ایسی بیوگان اور بے کس عورتوں سے شادی کرنے کے لئے ایثار کا نمونہ دکھاتے تھے۔

کفالتِ یتامیٰ

حضرت اُمِ سلمہؓ آنحضرت ﷺ کی حقیقی پھوپھی برّہ بنت عبدالمطلب کی بیٹی تھیں اور حضرت ابو سلمہؓ بن عبدالاسد کے عقد میں تھیں جو ایک نہایت مخلص اور پرانے صحابی تھے۔ اور جنگِ اُحد میں زخمی ہوئے اور کچھ عرصہ کے بعد انہی زخموں کی وجہ سے شہید ہو گئے۔ وفات کے وقت ان کی زبان پر یہ دعا تھی۔

اے میرے اللہ! میرے بعد میرے اہل کے لئے اچھا انتظام فرما۔ ان کے چار بچے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے ان کی پرورش اور کفالت کی ذمہ داری کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت اُمّ سلمہؓ کو شادی کا پیغام بھیجا۔ ان کی رضامندی ملنے پر آپؐ نے انہیں اپنے عقد میں لے لیا اور ایک حقیقی باپ کی طرح ان کے بچوں کے سر پر سہارا مہیا فرمایا اور ان کی کفالت فرمائی۔
(ابن سعد و زرقانی ذکر ازواج مطہرات)

اس مضمون کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ جب حضرت خدیجہؓ کا وصال ہوا تو ان کے بچوں کی نگہداشت اور کفالت کا مسئلہ بھی پیدا ہو گیا جس کا انتظام آنحضرت ﷺ کی حضرت سودہؓ سے شادی کے ذریعہ ہو گیا۔ ہجرتِ مدینہ کے بعد بھی جب تک آپؐ نے اپنے اہل و عیال کو مدینہ نہیں بُلا لیا اس وقت تک حضرت سودہؓ بھی ان کے ہمراہ مکّہ میں ہی قیام پذیر رہیں۔ (ابنِ سعد)

بعض مروّجہ رسومات کا ابطال

جس طرح متبنّٰی کے معنیٰ حقیقی بیٹا نہیں اسی طرح منہ بولے بھائی سے مراد حقیقی بھائی نہیں ہوتا۔ بعض لوگوں میں ان دونوں کے متعلق رشتوں کے جذبات وہی تھے جو حقیقی رشتوں کے لئے ہوتے ہیں۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ سے آنحضرت ﷺ کے رشتہ کے لئے جب حضرت خولہ بنتِ حکیمؓ نے حضرت ابو بکرؓ سے بات کی تو وہ بہت حیران ہوئے اور کہنے لگے کہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے؟ آنحضرت ﷺ تو ہمارے بھائی ہیں۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے یہ کہلا بھیجا کہ دین کی اخوت سے رشتہ پر اثر نہیں پڑتا۔ اس وضاحت سے حضرت ابو بکرؓ کا یہ انقباض دور ہو گیا اور وہ اس رشتہ سے بے حد خوش ہوئے۔ (بخاری کتاب النکاح باب نکاح الابکار و زرقانی و اسد الغابہ حضرت عائشہؓ)

اسی طرح آنحضرت ﷺ نے حضرت زیدؓ کو اپنا متبنّٰی بنایا ہوا تھا۔ حضرت زیدؓ نے اپنی بیوی حضرت زینب بنتِ جحشؓ کو جب طلاق دی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنحضرت ﷺ کو حضرت زینبؓ سے شادی کی تحریک ہوئی۔ چونکہ عرب میں یہ رواج تھا کہ اپنے لے پالک بچوں کو حقوقِ وراثت اور رشتوں کی حرمت وغیرہ امور میں حقیقی صلبی بچوں کے برابر سمجھا جاتا تھا۔ اس لئے اس الٰہی تحریک پر عمل سے معاشرہ میں بے چینی پیدا ہونا اور اس کا یہ مطلب سمجھا جانا کہ گویا اپنے بیٹے کی مطلقہ سے شادی کی جا رہی ہے، لازمی امر تھا۔ لیکن خدا تعالیٰ اس رسم کو کلّیۃً ختم کرنا چاہتا تھا۔

چنانچہ جب حضرت زینبؓ کی عدّت ختم ہو چکی تو اُن کی شادی کے متعلق آنحضرت ﷺ پر پھر وحی نازل ہوئی کہ آپؐ کو انہیں خود اپنے عقد میں لے لینا چاہئے۔ اور اس خدائی حکم میں علاوہ اس حکمت کے کہ اس سے زینبؓ کی دلداری ہو جائے گی اور مطلقہ عورت کے ساتھ شادی کرنا مسلمانوں میں عیب نہ سمجھا جائے گا یہ حکمت بھی مدِنظر تھی کہ چونکہ زیدؓ آنحضرت ﷺ کے متبنّٰی تھے اور آپؐ کے بیٹے کہلاتے تھے۔ اس لئے جب آپؐ خود ان کی مطلقہ سے شادی فرما لیں گے تو اس بات کا مسلمانوں میں ایک عملی اثر ہوگا کہ منہ بولا بیٹا حقیقی بیٹا نہیں ہوتا اور نہ اس پر حقیقی بیٹوں والے احکام جاری ہوتے ہیں۔ اس طرح آئندہ کے لئے عرب کی جاہلانہ رسم مسلمانوں میں پورے طور پر مٹ جائے گی۔ چنانچہ اس بارہ میں قرآن شریف جو تاریخ اسلامی کا سب سے زیادہ صحیح ریکارڈ ہے، فرماتا ہے:

کہ جب زید نے زینب سے قطع تعلق کر لیا تو ہم نے زینب کی شادی تیرے ساتھ کر دی تا کہ مومنوں کے لئے اپنے منہ بولے بیٹوں کی مطلقہ بیویوں کے ساتھ شادی کرنے میں کوئی روک نہ رہے۔ بعد اس کے کہ وہ منہ بولے بیٹے اپنی بیویوں سے قطع تعلق کر لیں اور خدا کا یہ حکم اسی طرح پورا ہونا تھا۔
(احزاب: ۳۸)

اس خدائی وحی کے نازل ہونے کے بعد جس میں آنحضرت ﷺ کی اپنی خواہش اور خیال کا قطعاً کوئی دخل نہیں تھا، آپؐ نے حضرت زینبؓ کے ساتھ شادی کا فیصلہ فرمایا اور پھر حضرت زیدؓ کے ہاتھ ہی حضرت زینبؓ کو شادی کا پیغام بھیجا۔ (مسلم کتاب النکاح باب زواج زینب بنت جحش) اور حضرت زینبؓ کی طرف سے رضامندی کا اظہار ہونے پر ان کے بھائی حضرت ابو احمد عبد بن جحشؓ نے ان کی طرف سے ولی ہو کر چار سو درہم میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ ان کا نکاح کر دیا۔ (سیرۃ ابنِ ہشام حالات ازواج) اس طرح وہ قدیم رسم جو عربوں میں راسخ ہو چکی تھی آنحضرت ﷺ کے ذاتی نمونہ کے نتیجہ میں اسلام میں بیخ و بن سے اکھیڑ کر پھینک دی گئی۔

محبتوں پر قرابتوں کے بندھن

خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو ایسی شادیوں کی بھی تحریک فرمائی جن سے آپؐ کے وہ ساتھی جو آپؐ کے ساتھ یک جان دو قالب کا تعلق رکھتے تھے، آپؐ کے ساتھ رشتۂ قرابت میں منسلک ہو کر ایک ہو گئے۔ حضرت ابو بکرؓ کی بیٹی حضرت عائشہؓ کے بارہ میں خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو بتایا کہ دنیا و آخرت میں یہ آپؐ کی بیوی ہے۔ (بخاری کتاب المناقب باب فضل عائشہؓ) اور حضرت عمرؓ کی بیٹی حضرت حفصہؓ کی شادی کا معاملہ سامنے آیا تو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے ساتھ ان کے عقد کے سامان فرمائے۔ اس طرح ہمیشہ کے لئے آپؐ کے ساتھ ان دو فدائیوں کا رشتۂ عقیدت، رشتۂ مصاہرت میں بھی بدل گیا۔ آنحضرت ﷺ سے قرابت قائم ہو جانے سے ان دونوں کے مقامِ عقیدت و وفا میں رفعتیں آئیں۔ ان رشتوں کی ضرورت و حکمت کا یہ بھی ایک ثبوت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اپنی بیٹیاں حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کے عقد میں دیں تو وہ بھی آپؐ سے قرابت قائم ہو جانے کی وجہ سے اور نورانی ہو گئے اور مسلمانوں میں رفیع المرتبت قرار پائے۔ ان میں سے ایک ذوالنّور تھا تو دوسرا ذوالنّورین۔ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ آپؐ کے خسر تھے اور حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ آپؐ کے داماد۔ اور یہ چاروں تھے جو یکے بعد دیگرے آنحضرت ﷺ کے جانشین اور راشد خلیفہ ہوئے۔ نبیؐ پاک کے ساتھ روحانی و جسمانی رشتے بلند روحانی و نورانی مقامات کے موجب تھے۔ جو خدا تعالیٰ نے ان شادیوں کی حکمتوں اور مصلحتوں میں رکھے تھے۔

دشمنیوں کا قلع قمع

عرب مستقل طور پر منافرتوں اور عداوتوں کی بنیاد پر بٹا ہوا تھا۔ دشمنیاں مضبوط جڑوں کے ساتھ قبائل و اقوام میں پیوستہ تھیں۔ اسلام نے ان کی بیخ کنی کرنے کے لئے جہاں دیگر حکمت عملیاں اور سفارتیں اپنائیں وہاں اس مقصد کے حصول کے لئے خدا تعالیٰ نے ان قبائل و اقوام میں شادیوں کا بوجھ بھی آنحضرت ﷺ کے کندھوں پر ڈالا۔ ان شادیوں کا ایک خاص زاویہ یہ ہے کہ یہ بعض قبائل یا قوموں کے سرداروں کی بیٹیوں سے ہوئیں۔ اگر ان کا مقصد کوئی اور ہوتا تو آپؐ خاص طور پر سرداران قبائل کی بیٹیوں کو عقد میں نہ لیتے بلکہ دیگر عورتوں میں اور کوائف تلاش کرتے۔ خصوصاً سرداروں کے ہاں رشتۂ مصاہرت قائم کرنا امن و آشتی کے قیام کا بہت مضبوط ذریعہ تھا جو باذنِ الٰہی آپؐ نے اختیار فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

کہ قریب ہے کہ اللہ تمہارے اور ان میں سے ان لوگوں کے درمیان جن سے تم باہمی عداوت رکھتے تھے محبت ڈال دے۔ (الممتحنہ: 8)

اس آیت کریمہ کو اکثر مؤرخین و مفسّرین نے آنحضرت ﷺ کی شادیوں اور خصوصاً حضرت امّ حبیبہؓ بنتِ ابوسفیان کے ساتھ شادی پر چسپاں کیا ہے کہ اس شادی کی وجہ سے قریشِ مکّہ کے سردار ابو سفیان کے دل میں آپؐ کی عداوت کے جذبات لازماً سرد ہوئے تھے۔ اور عملاً بھی ایسا ہی ہوا کہ اس شادی کے بعد اسلام کے خلاف ابوسفیان کسی میدان میں مقابلہ کے لئے نہیں نکلا۔ جبکہ اس سے پہلے جنگِ اُحد اور جنگِ احزاب وغیرہ میں یہی تھا جو کفّار کے لشکر کے سردار اور سپہ سالار کے طور پر مقابلہ کے لئے نکلا تھا۔ آنحضرت ﷺ کی اس شادی کے بعد کا ہی منظر ہے کہ وہ مصالحت کے لئے پھرتا نظر آتا ہے۔

حضرت جویریہؓ کا باپ حارث بن ابی ضرار بنو مصطلق کا سردار تھا۔ اسلام دشمنی میں پیش پیش تھا۔ یہ قبیلہ لوٹ مار، ڈاکہ و رہزنی میں بھی ایک نام رکھتا تھا۔ اسلام کے خلاف جنگوں میں بنو مصطلق بھی ضرور شریک ہوتے تھے۔ اسی بناء پر جب غزوہ بنی مصطلق ہوا تو اس کے نتیجہ میں بہت سے افراد قیدی بن کر مدینہ لائے گئے جن میں سردار قبیلہ حارث بن ابی ضرار کی بیٹی بَرّہ (حضرت جویریہؓ) بھی تھی۔ اس سے آنحضرت ﷺ نے شادی کی۔ صحابہؓ نے جب یہ دیکھا کہ اُن کے آقاؐ نے بنو مصطلق کی رئیس زادی کو شرف ازدواجی عطا فرمایا ہے تو انہوں نے اس بات کو خلاف شانِ نبوی سمجھا کہ آنحضرت ﷺ کے سسرالی قبیلہ کو اپنی قید میں رکھیں۔ چنانچہ اس طرح ایک سو گھرانے یعنی سینکڑوں قیدی بلا فدیہ یک لخت آزاد کر دیئے گئے۔ اسی بناء پر حضرت عائشہؓ فرمایا کرتی تھیں کہ جویریہؓ اپنی قوم کے لئے نہایت مبارک وجود ثابت ہوئی ہے۔ (ابوداؤد کتاب العتق و ابنِ ہشام حالات غزوہ مصطلق و زرقانی ازواج مطہرات، حضرت جویریہؓ) اس رشتہ اور اس احسان کا یہ نتیجہ ہوا کہ بنو مصطلق کے لوگ بہت جلد اسلام کی تعلیم سے متاثر ہو کر اپنی پرانی عادات ڈکیتی و رہزنی چھوڑ کر نیک نمونہ اختیار کرنے لگے اور پھر بلا تاخیر آنحضرت ﷺ کے حلقہ بگوش ہو گئے۔

حضرت صفیہؓ سردار یہود حیی بن اخطب کی بیٹی اور سردار یہود کنانہ بن ربیع کی بیوی تھیں۔ یہ دونوں سردار یکے بعد دیگرے اسلام کو مٹانے کے لئے انگاروں پر لوٹتے تھے اور اسلام کے خلاف ہر ایک سازش و کوشش میں قائدانہ کردار ادا کرتے تھے۔ ان سرداروں کے تحت یہودی قبائل بنو نضیر و بنو قریظہ کی اسلام دشمنی اور ان کا انجام تاریخ کا ایک تلخ باب ہے۔ غزوۂ خیبر کے بعد جب آنحضرت ﷺ نے حضرت صفیہؓ سے شادی کی تو اس کے بعد مدینہ و خیبر کے یہود میں سے کسی نے بھی اسلام کے خلاف کسی جنگ میں حصہ نہیں لیا۔ گو غزوۂ خیبر کے بعد ان کی طاقت ٹوٹ چکی تھی مگر اسلام کے خلاف کسی جنگ میں وہ ملوّث نظر نہیں آتے۔

آنحضرت ﷺ کی ایسی شادیوں سے نہ صرف یہ کہ قبائل و اقوام میں عداوتوں کی گرہیں کھلیں بلکہ محبتوں کے مضبوط بندھن بندھے اور امن و آشتی کو فروغ ملا۔

خاندانی حدود کی وسعت
اور وحدتِ ملّی

ساری دنیا میں عموماً اور عرب میں خصوصاً ازدواجی رشتوں کو آپس میں تعلقات کی پختگی کا مضبوط ترین ذریعہ شمار کیا جاتا تھا اور پھر ان کی غیر معمولی قدر کی جاتی تھی اور معاملات میں ان کی فائق وقعت ہوتی تھی۔ تو آنحضرت ﷺ جب مدینہ تشریف لائے اور مدینہ میں قیام کا سوال اُٹھا تو آپؐ نے اس رشتہ کو مدِنظر رکھا جو آپؐ کے پردادا مطلب کا بنو خزرج کے

قبیلہ بنونجار کے ساتھ تھا۔ مطلب نے بنونجار میں سلمٰی نامی عورت سے شادی کی تھی جو آنحضرت ﷺ کے دادا عبدالمطلب کی والدہ تھیں۔

(ابن ہشام اولاد ہاشم و اُمّھاتھم)

فتح مکّہ سے قبل جب حدیبیہ کا معاہدہ توڑتے ہوئے بنوخزاعہ پر بنوبکر نے حملہ کیا تو بنوخزاعہ کے سردار عمرو بن سالم خزاعی آنحضرت ﷺ کی خدمت میں مدد کی فریاد لے کر آیا تو اُس وقت اُس نے آپؐ کے جدِّ امجد قصیٰ کی والدہ کے تعلق کا واسطہ دیا جو بنو خزاعہ سے تھیں۔ (المواہب اللدنیہ و زرقانی فتح خیبر) اسی طرح آنحضرت ﷺ نے اس سے بھی دور کا ایک حوالہ دیتے ہوئے اپنے صحابہؓ سے فرمایا کہ "جب خدا تعالیٰ تمہارے ہاتھ پر مصر کا ملک فتح کرائے تو اہلِ مصر سے نیکی اور احسان کا سلوک کرنا کیونکہ بوجہ (ہماری ماں ہاجرہ کے) رشتۂ مصاہرت تم پر اہلِ مصر کا خاص حق ہے۔" (مسلم کتاب فضائل الصحابۃ باب وصیّۃ النبیؐ بأھل مصر) اسی روح کو اور فطرتی جذبات کو مدّنظر رکھتے ہوئے آنحضرت ﷺ نے خداتعالیٰ کی خاص منشاء کے تحت مختلف اقوام اور قبائل سے رشتۂ ازدواج باندھا تا کہ بین القبائل والاقوام والمذاہب ایک وسعت پذیر تعلق محبت استوار ہو جائے۔ اس کا ایک پہلو یہ بھی تھا کہ جن خاندانوں اور قبائل وغیرہ میں آپؐ نے شادیاں کیں ان کی وجہ سے وہ سب بھی آپس کے رشتوں میں منسلک ہوگئے۔ یہ رشتے ایسے تھے جن کا مرکزی نقطہ آنحضرت ﷺ کی ذات بابرکات تھی۔ یعنی اتّحاد و مودّت آپؐ سے پھوٹ کر چار سو پھیل رہی تھی۔ چنانچہ آپؐ کی جتنی بھی شادیاں ہوئیں سوائے دو ازواج مطہرات کے سب الگ الگ قبیلوں میں ہوئیں۔ یہ دو ازواج حضرت زینب بنتِ خزیمہؓ اور حضرت میمونہؓ تھیں جو ماں کی جانب سے بہنیں بھی تھیں۔ حضرت زینبؓ کی وفات کے تقریباً چار سال بعد آنحضرت ﷺ نے اسی قبیلہ بنوہلال سے حضرت میمونہؓ کو عقدِ زوجیت میں لیا۔ اسی طرح ازواجِ مطہرات میں سے وہ بھی تھیں جو عرب میں موجود دیگر مذاہب سے تعلق رکھنے والی تھیں اور آپؐ کے عقد میں آنے سے پہلے مسلمان ہوئی تھیں۔

ازواج مطہرات کے قبائل

ازواجِ مطہرات کے قبائل و خاندان کا سرسری جائزہ حسب ذیل ہے۔

1: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا بنوعزّٰی
2: حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بنوعامر
3: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بنوتیم
4: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بنوعدی
5: حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بنومخزوم
6: حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا بنواُمیہ

یہ چھ ازواجِ مطہرات قبائلِ قریش میں سے تھیں۔

7: حضرت زینب بنتِ خزیمہ رضی اللہ عنہا بنوہلال
8: حضرت زینب بنتِ جحش رضی اللہ عنہا بنواسد
9: حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا بنومصطلق
10: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بنوہلال

یہ چار ازواج قریش میں سے نہیں تھیں مگر عرب تھیں۔ ان مذکورہ بالا دس ازواجِ مطہرات میں سے صرف حضرت عائشہؓ تھیں جو پیدائشی مسلمان تھیں۔ آپؓ کے علاوہ باقی سب وہ تھیں جو خود مسلمان ہوئیں یا اپنے والدین کے ساتھ اسلام میں داخل ہوئی تھیں۔ اس وقت عرب میں بت پرستی کا رواج زیادہ تھا اور قبائلِ قریش اور دیگر عرب قبائل عمومی طور پر بت پرستی میں ہی مبتلا تھے اور قبل از اسلام یہ ازواجِ مطہرات ایسے ہی مذہب سے تعلق رکھتی تھیں۔

11: حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بنوہارون

آپؓ یہود سے بنی اسرائیلی اور غیر عرب تھیں اور آپؓ نے آنحضرت ﷺ کے عقد میں آنے سے قبل اسلام قبول کیا۔

ان کے علاوہ حضرت ماریہ قبطیہؓ تھیں جو مصری عیسائی تھیں اور آنحضرت ﷺ کے عقد میں آنے سے قبل مدینہ آتے ہوئے حضرت حاطب بن ابی بلتعہؓ کے ذریعہ حلقہ بگوشِ اسلام ہوئی تھیں۔ (ابن سعد و زرقانی ذکر ازواجِ مطہرات)

اس مختصر جائزہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی شادیوں میں خداتعالیٰ نے منجملہ حکمتوں کے یہ حکمت بھی رکھی تھی کہ آپؐ نے مختلف قبائل، اقوام اور مذاہب حتی کہ عرب و عجم سے رشتۂ مصاہرت جوڑ کے اخوت و محبت کو عالمی وسعتیں عطا کیں۔

عورتوں کی دینی تعلیم

آنحضرت ﷺ کی بعض شادیوں میں یہ حکمت بھی تھی کہ شریعت کے وہ مسائل جو خاص طور پر عورتوں سے متعلق ہیں یا میاں بیوی کے تعلقات اور دیگر گھریلو معاملات سے تعلق رکھتے ہیں، ان کی تعلیم و تدریس کے لئے ایسی عورتوں سے شادی کی ضرورت تھی جو شریعت کی اس ذمہ داری کی متحمل ہوسکتیں۔ اس کے لئے خداتعالیٰ نے سب سے پہلے تو حضرت عائشہؓ کا انتخاب فرمایا۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے رویا میں دیکھا کہ جبرائیل علیہ السلام آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں اور آپؐ کے سامنے ایک سبز رنگ کا ریشمی رومال پیش کر کے عرض کیا کہ "یہ آپ کی بیوی ہے دنیا اور آخرت میں"۔ آپؐ نے رومال لے کر دیکھا تو اس پر حضرت عائشہؓ بنت ابوبکرؓ کی تصویر تھی۔ (ترمذی کتاب المناقب باب فضل عائشہؓ و فتح الباری شرح صحیح بخاری کتاب النکاح باب النظر الی المرأۃ قبل التزویج واسد الغابہ) حضرت عائشہؓ نے خداتعالیٰ کی منشاء کے مطابق اپنی خداداد صلاحیتوں کے ساتھ اس ذمہ داری کا بھرپور حق ادا کیا۔ چنانچہ لکھا ہے "کہ حضرت عائشہ لوگوں میں سب سے زیادہ دینی فہم رکھنے والی، سب سے زیادہ علم کی مالک اور روزمرّہ کے امور میں سب سے زیادہ اچھی رائے دینے والی تھیں۔

(الاصحابہ)

آنحضرت ﷺ کے ساتھ آپؓ کی رفاقت میں ایک حکمت یہ بھی تھی کہ عورتوں میں آپؓ نے آنحضرت ﷺ کے سب سے زیادہ فرمودات بیان فرمائے ہیں۔ اور آپؓ کی دو ہزار سے زائد روایات معتبر کتب احادیث میں درج کی گئی ہیں۔ یہ دین کا بہت بڑا حصہ تھا جو آپؓ کے ذریعہ امّت کو پہنچا۔

حضرت حفصہؓ، حضرت اُمّ سلمہؓ، حضرت زینبؓ بنت جحش دیگر ازواج سے آپؐ کی شادیوں میں بھی ایسی ہی حکمتیں مضمر تھیں۔ آپؓ نے بھی آنحضرت ﷺ کی رفاقت میں رہ کر دین کا بہت بڑا حصہ امّت تک پہنچایا۔

ازواجِ مطہرات میں سے اکثر نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی خلافت کے ادوار میں بھی امورِ خلافت میں خاص کردار ادا کئے اور تعلیم و تدریس میں بھی نمایاں خدمات سرانجام دیں۔

اسوۂ نبویؐ کی حفاظت کا انتظام

آنحضرت ﷺ کی شادیوں میں ایک حکمت یہ بھی نمایاں نظر آتی ہے کہ اختلافِ طبائع کی وجہ سے ہر زوجۂ مطہرہ نے آنحضرت ﷺ کی سیرت کو الگ الگ زاویوں سے بھی اخذ کیا۔ اس کی تفصیل میں جانا ممکن نہیں کیونکہ ہر صاحب علم جانتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی ازواجِ مطہرات کی طرف سے فرداً فرداً ہمیں کثرت سے آپؐ کے اسوۂ حسنہ کی تفصیلات موصول ہوئی ہیں۔ ان تفصیلات میں یہ بات بھی خاص نوٹ کرنے والی ہے کہ ہر زوجۂ مطہرہ نے اس پاک اسوہ کے الگ الگ پہلوؤں کو الگ الگ رنگ میں بیان فرمایا ہے جس سے نہ صرف یہ کہ آپؐ کی عائلی و ازدواجی زندگی کی تفصیلات محفوظ ہوئیں بلکہ علم و عرفانِ دین اور احکامِ شریعت کی تشریحات کے بھی بیشمار پہلو اُمّت تک پہنچ گئے۔

گھر سے باہر آنحضرت ﷺ کے اقوال و افعال، آپؐ کی سنّت، اوصاف، اخلاق، سیرت، خصائل اور اسوۂ حسنہ کو سب لوگ مشاہدہ کرتے تھے اور اس کو محفوظ کر لیتے تھے جبکہ آپؐ کے ایسے اقوال و افعال جو محض گھر میں ظاہر ہوتے تھے ان کی حفاظت اور بیان کے لئے شارع نبی کے لئے متعدد ازواج کی ضرورت تھی بلکہ اگر ایسا نہ ہوتا تو شریعت کا ایک بڑا حصہ نہ بیان ہوسکتا نہ محفوظ اور اُمّت لازماً ایک بہت بڑی تعلیم، عظیم نمونہ اور اُسوۂ حسنہ سے محروم رہ جاتی۔ اسی کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ انسانی فطرت کے تقاضہ کے تحت اور طبائع کے اختلاف کی وجہ مختلف عورتیں اپنے اپنے مزاج کے مطابق مختلف عورتوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ یہی حال اس معاشرہ کا بھی تھا۔ چنانچہ مختلف عورتیں مختلف ازواج مطہرات کے ساتھ تعلق کی بناء پر ان سے اپنے ایسے مسائل بیان کر کے آنحضرت ﷺ سے ان کا حل معلوم کرتی تھیں جو وہ براہِ راست آپؐ سے نہیں پوچھ سکتی تھیں۔ شریعت کی اس بنیادی اور اہم ضرورت کو زیادہ ازواج کے بغیر پورا کرنا ممکن نہیں تھا۔

تعارف کتب

عمرہ اور حج

نام کتاب: عمرہ اور حج
مرتب: عبدالرشید آرکیٹکٹ لندن
تاریخ اشاعت: مارچ 2003ء
پبلشر: برکلے لندن
تعداد صفحات: 142

انسانوں کی ہدایت کے لئے پہلا گھر خانہ کعبہ میں بنایا گیا۔ اس گھر کی طرف ہزاروں سال سے لوگ کھنچے چلے آتے ہیں اور خداتعالیٰ کی عبادت بجالاتے ہیں۔ اس گھر کی تعمیر میں انبیاء نے حصہ لیا اور پھر اسی گھر کے سایہ میں اللہ تعالیٰ نے ھادی کامل، سرور دو جہاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا جو شریعت کامل لے کر آئے اور اس عظیم گھر کی زیارت اور عبادت کو فرض قرار دیا۔ خانہ کعبہ کا حج اور عمرہ کی سعادت پانے کی لوگوں کو تلقین فرمائی اور اس کے طریق سکھلائے۔

زیرِ تبصرہ کتاب مکرم عبدالرشید صاحب آرکیٹکٹ نے مرتب کی ہے۔ وہ پیشہ کے لحاظ سے ایک معروف آرکیٹکٹ ہیں جنہیں دنیا بھر میں بیوت الذکر کی تعمیر و ڈیزائن کی توفیق ملی۔ اپنے مشاہدات اور تجربات میں دوسرے لوگوں کو شریک کرنے کے لئے تحریر و تالیف کا کام بھی کیا ہے اور کتاب زیرِ تبصرہ سے قبل بھی کتب تحریر کر چکے ہیں۔ اس کتاب میں جہاں حج اور عمرہ کے مناسک اور طریق بیان کئے گئے ہیں وہاں مکہ اور مدینہ کے مقدس مقامات کا تعارف بھی کروایا گیا ہے۔ کتاب کو مقدس مقامات کی تصاویر کے ساتھ بڑی خوبصورتی سے مزیّن کیا گیا ہے جس کی وجہ سے کتاب کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ بعض مقامات کے نقشے بھی دیئے گئے ہیں۔ حج عمرہ کے مناسک اور مقامات مقدسہ کی معلومات کے لئے یہ کتاب مفید کاوش ہے۔ (ایم۔ ایم۔ طاہر)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35524 میں سیدہ نیلوفر بشریٰ بنت سید شاہد احمد شاہ پیشہ طالب علمی قوم سادات عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 3-8-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ طلائی زیورات مالیتی -/2800 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ سیدہ نیلوفر بشریٰ بنت سید شاھد احمد شاہ دارالصدر شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 ملک محمد افضل فہیم ولد ملک محمد اسحاق دارالصدر شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 2 مرزا محمد اکرم ولد مرزا محمد اسماعیل دارالصدر شرقی ربوہ

مسل نمبر 35525 میں ایم ڈی عبدالواحد ملک ولد عثمان علی ملک پیشہ کاشتکاری عمر 66 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جتندرانگر بنگلہ دیش بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 2-5-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زرعی زمین 14 ایکڑ واقع بنگلہ دیش مالیتی -/TK1050000۔ Dweelling House رقبہ 26 ایکڑ واقع بنگلہ دیش مالیتی -/TK39000۔ اس وقت مجھے مبلغ -/TK9000 ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/TK128340 سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ایم ڈی عبدالوحد ملک ولد عثمان علی ملک ولد عثمان علی ملک بنگلہ دیش گواہ شد نمبر 1 شیخ سفرالدین ولد شیخ تعیر الدین بنگلہ دیش گواہ شد نمبر 2 ایس ایم عبدالرشید ولد کالوسردار بنگلہ دیش

مسل نمبر 35526 میں بیگم نورالنساء واجد زوجہ ایم ڈی عبدالواحد ملک پیشہ خانہ داری عمر 56 سال بیعت 1969ء ساکن جتندرانگر بنگلہ دیش بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-5-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زرعی زمین رقبہ 1.73 ایکڑ واقع بنگلہ دیش مالیتی -/TK129750۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/TK10000۔ اس وقت مجھے مبلغ -/TK15576 سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ بیگم نورالنساء واجد زوجہ ایم ڈی عبدالواحد ملک بنگلہ دیش گواہ شد نمبر 1 ایم ڈی عبدالواحد ملک خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 ایس ایم عبدالرشید ولد کالوسردار بنگلہ دیش

مسل نمبر 35527 میں نصیر احمد ولد عبدالمتین پیشہ ملازمت عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈھاکہ بنگلہ دیش بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/TK13500 ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد نصیر احمد ولد عبدالمتین بنگلہ دیش گواہ شد نمبر 1 عبدالغنی وصیت نمبر 31314 گواہ شد نمبر 2 محمد فضل الرحمٰن ولد محمد لطف الرحمٰن بنگلہ دیش

مسل نمبر 35528 میں جی ایم عبدالحق ولد جی ایم حبیب الحق قوم پیشہ ملازمت عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بنگلہ دیش بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-9-97 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/TK2040 ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد جی ایم عبدالحق ولد جی ایم حبیب الحق بنگلہ دیش گواہ شد نمبر 1 محمد مطیع الرحمٰن ولد زین العابدین بنگلہ دیش گواہ شد نمبر 2 عبدالعزیز صدیق ولد کالو صاحب علی بنگلہ دیش

مسل نمبر 35529 میں گلزار احمد اٹھوال ولد نور احمد قوم اٹھوال پیشہ زمیندارہ عمر 65 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصیر آباد غالب ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 15-7-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زرعی رقبہ 2 ایکڑ واقع چک نمبر 118 بھوڑو ضلع شیخوپورہ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/750 روپے ماہوار بصورت زمیندارہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد گلزار احمد اٹھوال ولد نور احمد نصیر آباد غالب ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد ادریس ولد محمد اسماعیل وصیت نمبر 23695 گواہ شد نمبر 2 صوفی احمد ولد محمد زکریا نصیر آباد ربوہ

مسل نمبر 35531 میں عطیۃ القیوم ناصرہ زوجہ رضوان خالد قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالبرکات ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 11-7-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ طلائی زیورات مالیتی -/3700 روپے۔ نقرئی زیورات مالیتی -/500 روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/12000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ عطیۃ القیوم ناصرہ زوجہ رضوان خالد دارالبرکات ربوہ گواہ شد نمبر 1 رضوان خالد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 احمد طاہر مرزا ولد مرزا بشیر احمد کوارٹرز تحریک جدید ربوہ

مسل نمبر 35534 میں کوثر ناہید زوجہ مبارک احمد ثانی قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد فارم سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 25-5-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/6000 روپے۔ طلائی زیورات مالیتی -/6000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/400 روپے روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ کوثر ناھید زوجہ مبارک احمد ثانی ناصر آباد فارم سندھ گواہ شد نمبر 1 مبارک احمد ثانی خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 عبدالسلام عارف وصیت نمبر 26599

مسل نمبر 35537 میں ساجدہ اسحٰق بنت ملک محمد اسحٰق قوم ملک اعوان پیشہ ٹیچر عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 22-7-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ طلائی زیورات (کوکا، ٹاپس، بالیاں) اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ

تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ ساجدہ اسحق بنت ملک محمد اسحق دارالصدر شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 ملک محمد افضل ولد ملک محمد اسحق وصیت نمبر 28715 گواہ شد نمبر 2 ملک محمد اسحق ولد ملک خلیل احمد وصیت نمبر 16594

مسل نمبر 35548 میں نذیر احمد چیمہ ولد غلام سرور چیمہ قوم ملازمت پیشہ ملازمت عمر 62 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-7-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2500 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد نذیر احمد چیمہ ولد غلام سرور چیمہ کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر 1 طارق محمود چیمہ پسر موصی گواہ شد نمبر 2 بشارت احمد صدیقی وصیت نمبر 30250

مسل نمبر 35549 میں وقاص احمد زبیر ولد محمد یوسف باجوہ قوم باجوہ پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 8-8-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد وقاص احمد زبیر ولد محمد یوسف باجوہ دارالرحمت شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 فرخ نبیل برادر موصی گواہ شد نمبر 2 عبدالشکور جاوید ولد عبدالجلیل خان دارالرحمت شرقی ربوہ

مسل نمبر 35550 میں قمر احمد خان شہزادہ ولد محمد رفیع خان شہزادہ قوم پٹھان مہمند پیشہ فزیوتھراپسٹ عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 10-8-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10000 روپے ماہوار بصورت فزیوتھراپسٹ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد قمر احمد خان شہزادہ ولد محمد رفیع خان شہزادہ دارالرحمت شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد رفیع خان شہزادہ والد موصی گواہ شد نمبر 2 نذیر احمد باجوہ ولد چوہدری غلام حیدر باجوہ دارالرحمت شرقی ربوہ

مسل نمبر 35551 میں نادیہ قمر زوجہ قمر احمد خان شہزادہ قوم گیلانی سید پیشہ خانہ داری عمر 23 سال بیعت 1997ء ساکن دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 10-8-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 15 تولے مالیتی -/100000 روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/300000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ نادیہ قمر زوجہ قمر احمد خان شہزادہ دارالرحمت شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد رفیع خان شہزادہ ولد محمد شہزادہ خان دارالرحمت شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 2 نذیر احمد باجوہ ولد غلام حیدر باجوہ دارالرحمت شرقی ربوہ

مسل نمبر 35552 میں فضیل احمد ولد چوہدری محمد اسلم قوم کبوہ پیشہ ملازمت عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 11-8-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/6000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد فضیل احمد ولد چوہدری محمد اسلم دارالرحمت شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 نعمان اشعر وصیت نمبر 32573 گواہ شد نمبر 2 زاہد محمود ولد محمد اشرف دارالرحمت شرقی ربوہ

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اطلاعات [illegible]

ولادت

مکرم ملک مظفر احمد اعوان صاحب سیکرٹری مال حلقہ سمن آباد لاہور لکھتے ہیں کہ مورخہ 28 نومبر 2003ء بروز جمعۃ المبارک اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بھانجے مکرم فضل احمد صاحب اعوان قائد مجلس سمن آباد لاہور کو بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمثیلہ احمد عطا فرمایا ہے اور وقف نو میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم مشتاق احمد اعوان صاحب وینکوور کینیڈا کی پوتی اور مکرم محمد انور صاحب مرحوم جوڈیشل کالونی لاہور کی نواسی ہے۔ بچی کے خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ زوجہ مکرم حکیم نور محمد صاحب نورن مرحوم دارالعلوم شرقی حلقہ نور ربوہ 11 دسمبر 2003ء کو 65 سال کی عمر میں انتقال کر گئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ 12 دسمبر بروز جمعہ مکرم محمد طارق محمود صاحب مربی سلسلہ نے دارالعلوم شرقی میں بعد نماز عصر مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین مکمل ہونے پر مکرم ملک منصور احمد عمر صاحب استاد جامعہ احمدیہ نے قبر پر دعا کروائی۔ مرحومہ بہت نیک دل، سادہ طبع اور دعا گو خاتون تھیں۔ طبابت جانتی تھیں اور متعدد مریضوں کا خدا کے فضل سے کامیاب علاج کیا۔ آپ نے پسماندگان میں دو بیٹے، دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

مکرم شاہد محمود صاحب دارالعلوم غربی حلقہ ثناء ربوہ کی اہلیہ مکرمہ امۃ الہادی بشریٰ صاحبہ مختلف عوارض کی وجہ سے علیل ہیں۔

مکرم سہیل احمد صاحب بلال فوٹو سٹیٹ ربوہ بخار میں مبتلا ہیں۔

درخواست دعا ہے

سانحہ ارتحال

مکرم مبارک احمد طاہر صاحب وزانچ انسپکٹر تحریک جدید ربوہ کی خوش دامنہ مکرمہ سکینہ بیگم صاحبہ دختر چوہدری حسین بخش گھمن مرحوم سکنہ چک نمبر 109/6.R ضلع بہاولنگر بقضائے الٰہی مورخہ 31 دسمبر 2003ء کو بعمر 80 سال انتقال کر گئیں۔ صبح دس بجے مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں نماز جنازہ پڑھائی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم نعمت اللہ بشارت صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ چک نمبر 111/6.R ضلع بہاولنگر کی جماعت کے ساتھ لمبے عرصہ سے منسلک تھیں۔ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر دلچسپی کا مظاہرہ کرتی تھیں۔ وفات سے چند روز قبل ربوہ میں ایک تقریب میں شرکت کے لئے تشریف لائی تھیں۔ آپ کی اولاد میں صرف ایک ہی بیٹی بشریٰ مبارک صاحبہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ ان کی بیٹی اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

سانحہ ارتحال

مکرم داؤد احمد ملک صاحب ڈھمیال کیمپ راولپنڈی کی والدہ مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ملک محمد حنیف خان صاحب مرحوم ساکن چک نمبر 226 گ۔ب تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد حال مقیم ولور ہمٹلن برمنگھم برطانیہ 11 دسمبر 2003ء بروز جمعرات مختصر علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ 14 دسمبر کو مرحومہ کا جسد خاکی ان کے چھوٹے بیٹے مکرم ملک محمد یسٰین خان صاحب ربوہ لائے۔ جہاں 15 دسمبر 2003ء بروز سوموار صبح فجر کی نماز کے بعد مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر دعوت الی اللہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد شیخ مبارک احمد صاحب ناظر مال آمد نے دعا کرائی۔ آپ کی 5 بیٹیاں اور تین بیٹے حیات ہیں۔ ایک بیٹا ان کی زندگی میں ہی وفات پا گیا تھا اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

نیا سال مبارک
خالص اور مؤثر ترین
کاکیشیا۔ ٹنی بر اور سچی بوٹی مدر ٹنکچرز بنانے والے
F.B ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹورز
طارق مارکیٹ ربوہ
فون: 04524-212750

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

سوموار	5۔جنوری	زوال آفتاب	12-14
سوموار	5۔جنوری	غروب آفتاب	5-20
منگل	6۔جنوری	طلوع فجر	5-41
منگل	6۔جنوری	طلوع آفتاب	7-07

سارک ممالک آزادانہ تجارت کے معاہدے پر متفق سارک وزرائے خارجہ کے اجلاس میں آزادانہ تجارتی خطے کے متعلق معاہدے (سافٹا) کے فریم ورک دہشت گردی کے اضافی پروٹوکول اور سوشل چارٹر پر اتفاق ہوگیا۔ دفتر خارجہ کے ترجمان نے بریفنگ میں بتایا کہ ایشیائی اقتصادی یونین اور سنگل کرنسی کے متعلق بھارتی تجاویز قبل از وقت ہیں۔ اس سے پہلے سیاسی تنازعات کا حل ضروری ہے۔

یہ پہلی پارلیمنٹ ہوگی جو پانچ سال کی مدت پوری کرے گی صدر جنرل مشرف نے ٹی وی پر قوم سے خطاب میں کہا ہے کہ آئین کے آرٹیکل اٹھاون ٹو بی کی بحالی کے باوجود یہ پاکستان کی پہلی پارلیمنٹ ہوگی جو اپنی پانچ سال کی مدت پوری کرے گی۔ انہوں نے کہا میں وعدہ کرتا ہوں اور یہ میری ذمہ داری ہے کہ پاکستان میں پائیدار جمہوریت قائم ہوگی۔ اس کو آگے چلاتے رہیں گے۔

پریس قوانین پارلیمنٹ میں پیش ہونگے وفاقی سیکرٹری اطلاعات ونشریات نے کہا ہے کہ پاکستان میں پریس قوانین کا مطالبہ کئی عشروں سے کیا جا رہا تھا ہمارے ہاں ہتک عزت فریڈم آف انفارمیشن اور پریس کونسل کے قوانین موجود نہیں تھے۔ گزشتہ فوجی حکومت کے دور میں یہ قوانین بنائے گئے جس میں الیکٹرانک میڈیا کی مدد کیلئے بھی قوانین شامل ہیں۔ اب پارلیمنٹ وجود میں آچکی ہے یہ قوانین پارلیمنٹ کے سامنے پیش ہونگے جہاں ان میں ردوبدل کیا جا سکتا ہے۔

پاکستانی جوہری ہتھیار محفوظ ہاتھوں میں ہیں امریکی صدر جارج بش نے کہا ہے کہ پاکستان کے ایٹمی ہتھیار محفوظ ہاتھوں میں ہیں انتہا پسندوں کے خلاف کریک ڈاؤن پر پاکستان کی صلاحیتوں پر مجھے اعتماد ہے۔ یہ انتہا پسند دو بار صدر جنرل مشرف کی جان لینے کی کوشش کر چکے ہیں۔ ریاست ٹیکساس کے مقام ... صدر جنرل مشرف کو فون کرنے کے بعد اخباری نمائندوں سے گفتگو کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا بلاشبہ دہشت گرد صدر جنرل مشرف کا تعاقب کر رہے ہیں۔

شام اور ایران کی حکومتیں زبردستی تبدیل کی جائیں امریکی حکمران ریپبلکن پارٹی کے انتہا پسند گروپ نے صدر بش سے مطالبہ کیا ہے کہ سعودی عرب اور فرانس کو دشمن سمجھا جائے۔ شام اور ایران کی حکومتیں زبردستی تبدیل کی جائیں۔ شمالی کوریا کی ناکہ بندی کی جائے اور ایٹمی تنصیبات پر اچانک حملے کا منصوبہ تیار کر کے تمام مطالبات منوائے جائیں۔

ایران کو امریکی شرائط ماننا پڑیں گی امریکی صدر بش نے کہا ہے کہ بہتر تعلقات کیلئے ایران کو ہماری شرائط ماننا پڑیں گی۔ زلزلہ زدگان کی مدد کا یہ مطلب نہیں کہ دونوں ملکوں کے تعلقات بہتر ہو رہے ہیں۔ ایران کو القاعدہ ارکان ہمارے حوالے کرنے پڑیں گے اور ایٹمی پروگرام ترک کرنا ہوگا۔

30ہزار سال قدیم برفانی دور کے انسانوں کی دریافت روسی سائنسدانوں نے ''برف کے دور'' میں آرکٹک سائبیریا میں انسانی آبادی کے شواہد دریافت کر لئے ہیں۔ یہ انسان براعظم امریکہ کے پہلے آبادکار ہو سکتے ہیں۔ تیس ہزار سال پرانی آبادی کے یہ آثار روس اور الاسکا کے درمیان امریکہ کے گیٹ وے پر ملے ہیں۔

قومی بچت سکیموں کی شرح منافع

نیشنل سیونگ سکیمز کی بہبود سکیم میں 60 سال کی عمر سے زائد تمام سینئر شہری سرمایہ کاری کر سکیں گے۔ وفاقی وزیر خزانہ نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وزیراعظم کی ہدایت اور صلاح مشورہ کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ بہبود اکاؤنٹ جس پر دس فیصد سے زائد منافع ملتا ہے، اس میں پاکستان کے تمام معمر شہریوں کو سرمایہ کاری کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ ان میں بیوائیں، پنشنرز اور دوسرے شہری شامل ہیں۔ اس فیصلہ سے آٹھ سے دس ملین افراد کو فائدہ پہنچے گا۔ یہ سینئر شہریوں کیلئے بہت بڑا ریلیف ہے۔ انہوں نے کہا کہ نیشنل سیونگ سکیموں کی منافع کی شرح پر نظرثانی کی گئی ہے۔ زیادہ تر سکیموں کے منافع کے سابقہ ریٹ ہی برقرار رکھے گئے ہیں تاہم دس سال کی مدت کے ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ سکیم، پانچ سال کی مدت کی ریگولر انکم سیونگ سکیم اور تین سال کی مدت کے سپیشل سیونگ سرٹیفکیٹ کے منافع پر صفر اعشاریہ پانچ فیصد کمی کی گئی ہے بہبود سیونگ سرٹیفکیٹ سکیم جو بیواؤں اور پنشنروں کے لئے ہے کے منافع (10.08 فیصد) میں کوئی کمی نہیں کی گئی۔ انہوں نے کہا ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ کی شرح منافع 8.5 فیصد سے کم کر کے 7.96 فیصد ریگولر انکم سکیم کی شرح منافع 7.6 فیصد سے کم کر کے 7.08 فیصد اور سپیشل سیونگ سرٹیفکیٹ سکیم کی شرح منافع 7.70 فیصد سے کم کر کے 7.27 فیصد کر دی گئی ہے۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

جمعرات 8 جنوری 2004ء

12-15 a.m	عربی سروس
1-15 a.m	بچوں کا پروگرام
1-45 a.m	گلدستہ پروگرام
2-50 a.m	مجلس سوال وجواب
3-20 a.m	خطبہ جمعہ 5 جولائی 91ء
4-30 a.m	تقریر جلسہ سالانہ 2003ء
5-00 a.m	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-00 a.m	بچوں کا پروگرام
6-30 a.m	مجلس سوال وجواب
7-30 a.m	ہم اور ہماری غذا
7-55 a.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
8-20 a.m	تقریر جلسہ سالانہ 2003ء
9-25 a.m	کمپیوٹر سب کے لئے
10-00 a.m	ترجمۃ القرآن
11-05 a.m	تلاوت، خبریں
11-30 a.m	لقاء مع العرب
12-40 p.m	پشتو پروگرام
1-40 p.m	سوال وجواب
2-45 p.m	تقریر۔ مکرم محمود احمد صاحب
3-15 p.m	انڈونیشین سروس
4-15 p.m	کمپیوٹر سب کے لئے
5-05 p.m	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
5-50 p.m	مجلس سوال وجواب
6-50 p.m	بنگلہ سروس
7-55 p.m	ترجمۃ القرآن
8-55 p.m	فرانسیسی سروس
9-55 p.m	جرمن سروس
10-55 p.m	لقاء مع العرب

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مطب حکیم میاں محمد رفیع ناصر
کامیاب علاج ہمدردانہ مشورہ
عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا، اور بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
اوقات مطب
موسم گرما صبح ۸ تا ۱۲ بجے شام ۴ تا ۸ بجے
موسم سرما صبح ۹ تا ۱۲ بجے شام ۳ تا ۷ بجے
جمعۃ المبارک صبح ۸ تا ۱۱ بجے
بروز جمعرات ناغہ
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 211434-212434
فیکس: 04524-213966

ہومیو پیتھک ادویات
جرمن و پاکستانی ہومیو پیتھک پوٹنسیاں مدر ٹنکچرز، بائیوکیمک ادویات، سادہ گولیاں، ٹکیاں، شوگر آف ملک، خالی ڈبیاں و ڈراپرز بار عایت دستیاب ہیں۔ جرمن پوٹنسی سے تیار کردہ 117 ادویات کے بریف کیس بھی دستیاب ہیں
کیور یٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی انٹرنیشنل گولبازار ربوہ
فون ہیڈ آفس: 213156

ربوہ پراپرٹی سنٹر کالج روڈ بالمقابل جامعہ احمدیہ ربوہ
Office:04524-213550 Res:212826
پروپرائٹر: چوہدری عامر گوپے راہ ابن چوہدری بشیر احمد گوپے راہ

آئس کریم، شامی کباب اور برگر ایک ساتھ
اب آئس کریم کے ساتھ ساتھ
چکن شامی، بیف شامی چکن برگر بیف برگر
توانائی سے بھرپور ٹھنڈا دودھ
ذائقے اور معیار پر ہمیشہ سے حاوی
منان آئس کریم اینڈ کباب شاپ
گولبازار ربوہ۔ فون: 213214

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29